حرمت شراب کے دلائل ..... حدیث رسولؐ کی روشنی میں

محمد منیر قمر سیالکوٹی، ترجمان سپریم کورٹ الخبر سعودی عرب

قسط نمبر 2

فرق کیا ہے؟

"فرق" کیا ہے؟ امام خطابیؒ فرماتے ہیں یہ ایک پیمانہ ہے جس میں سولہ رطل پانی آتا ہے۔ اور النہایہ ابن الاثیر میں ہے کہ پیمانہ فرق سولہ رطل کا ہوتا ہے۔ اور سولہ رطل کے بارہ مد بنتے ہیں۔ اور اہل حجاز کے نزدیک تین صاع ہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک فرق پانچ اقساط کا ہوتا ہے۔ اور قسط آدھے صاع کی ہوتی ہے۔ (ان سب اقوال کا مجموعی مفہوم یہ ہے کہ حجازی پیمانے کے مطابق چھ کلو اور دوسرے پیمانوں کے مطابق سولہ پونڈ یا ساڑھے آٹھ کلو سے بھی زیادہ ہے)

یہ تو تب ہے جبکہ فرق کے "راء" پر زبر ہو۔ اور اگر راء ساکن ہو یعنی فرق تو ابن الاثیر کے النہایہ فی غریب الحدیث کے مطابق یہ پیمانہ ایک سو بیس رطل کا ہوتا ہے۔ اور حدیث میں یہی مراد ہے۔

(بحوالہ المنار ۷ ر۷۷ عون المعبود ۱۰ر۱۵۱)

معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ نے کثیر و قلیل مقدار کو ہی حرام قراد دیا ہے۔ اور بقول امام خطابی:

و فی ھذا ابین البیان ان الحرمة شاملة بجمیع اجزاء الشراب المسکر (عون المعبود ۱۰ ر۱۵۱)

کہ اس میں یہ روشن بیان موجود ہے کہ نشہ آور شراب کے تمام اجزاء (قلیل و کثیر) کو حرمت شامل ہے۔

دوسری حدیث ابوداؤد و ترمذی، ابن ماجہ، بیہقی فی شعب الایمان اور مسند امام احمد، معانی الاثار امام طحاوی میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ارشاد نبوی ہے:

ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام

جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

(ابوداؤد مع عون المعبود ۱۰ / ۱۲۱ = الارواء ۸ / ۴۳ وحسنہ)

اور تیسری حدیث بھی انہی الفاظ سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو کہ ابن ماجہ' نسائی' دار قطنی' و بیہقی اور مسند احمد و معانی الآثار طحاوی میں مذکور ہے (الارواء ۸ / ۴۳-۴۴)

اور چوتھی حدیث بھی انہی الفاظ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو کہ ابن ماجہ و مسند امام احمد اور بیہقی میں مذکور ہے

(الارواء ۸ / ۴۳-۴۴)

اور پانچویں حدیث سنن نسائی و دارمی اور صحیح ابن حبان میں ہے جسے عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد گرامی کے حوالہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں چنانچہ ارشاد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

انہاکم عن قلیل ما اسکر کثیرہ

(جامع الاصول ۶ / ۶۷ = الارواء ۸ / ۴۴)

جس کی زیادہ مقدار نشہ دے اس کی قلیل مقدار سے بھی میں تمہیں منع کرتا ہوں۔

امام نسائیؒ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: "اس حدیث میں شراب کی قلیل و کثیر ہر مقدار کے حرام ہونے کی دلیل موجود ہے اور وہ بات درست نہیں جو خود فریبی میں مبتلا لوگ کہتے ہیں کہ آخری گھونٹ حرام ہے (جس سے نشہ ہو جائے) اور اس سے پہلے کا پیا ہوا حلال ہے۔ جبکہ اہل علم کے مابین اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ نشہ پوری طرح صرف آخری گھونٹ سے ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر اس میں پہلا دوسرا اور دیگر گھونٹ شامل نہ ہوں۔ یعنی نشہ مجموعی مقدار سے ہوتا ہے نہ کہ آخری گھونٹ سے۔

اور امام نسائیؒ کے اس ارشاد کو کبار علماء و محدثین احناف میں سے خود

امام زیلعیؒ نے نہ صرف ملخصاً ذکر کیا ہے بلکہ اسے برقرار رکھا اور تائید کی ہے اور ساتھ ہی امام منذری کا یہ قول بھی نقل کیا ہے۔

اجود احادیث هذا الباب حدیث سعد (بحوالہ الارواء ۸ / ۴۳ = تفسیر المنار ۷ / ۸۷ و نصب الرایہ ۴ / ۳۰۱)

اس موضوع کی سب سے عمدہ حدیث وہ ہے جسے سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

یہاں شاید کسی کے ذہن میں یہ خیال آئے کہ شراب کی حرمت کی جو علت بیان کی گئی ہے وہ تو قلیل مقدار میں متحقق نہیں ہوتی اور قیاس کا تقاضا ہے کہ ہر حکم وجود و عدم وجود دونوں صورتوں میں اپنی علت ہی کے ساتھ ہوتا ہے اور جب قلیل مقدار میں علت ہی غائب ہے تو اس کے حکم کو ثابت کرنا حکمت کے منافی فعل ہے۔

اس غلط فہمی کا ازالہ صاحب تفسیر المنار نے بڑے عمدہ پیرائے میں کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ مذکورہ نظریہ قول فاسد ہے۔ اس کے غلط و فاسد ہونے کی پہلی دلیل تو یہ ہے کہ نص صریح کی موجودگی میں قیاس کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہوتی۔ دوسرے یہ کہ شریعت اسلامیہ کا مشہور قاعدہ ہے کہ فساد و بگاڑ کا دروازہ بند کرنا ہوگا۔ یہ قاعدہ بھی نشہ آور قلیل مقدار کے حرام ہونے اور اس کے ممنوع ہونے کا ثبوت ہے کیونکہ شراب و جوا کی قلیل مقدار کثیر مقدار کا ذریعہ بن سکتی ہے اور قلیل مقدار کے کثیر مقدار کے لئے ذریعہ بننے کی بڑی سائنٹیفک اور علمی توجیہات بیان کی ہیں۔ (المنار ۲ / ۳۳۱، ۷ / ۷۸)

بئیر بھی حرام ہے

یہاں ایک اور غلط فہمی کا ازالہ بھی کرتے جائیں کہ بعض بظاہر سمجھدار لوگ بھی بڑی بے حجابی و لاپرواہی سے بیئر (Bear) نامی شراب کا ایک آدھ ڈبہ

پی جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس سے نشہ نہیں ہوتا لہٰذا اس میں کوئی حرج نہیں۔ حالانکہ یہ اس کا اپنا فتویٰ ہے جسے دین اور اہل دین سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

کیونکہ نشہ دینے والی شراب کی قلیل و کثیر مقدار کے بارے میں احادیث رسول ﷺ تو آپ پڑھ چکے ہیں ایسے لوگوں کی اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے کچھ مزید تفصیل بھی ذکر کر دیں۔

بیئر کو عام مروج عربی میں بیرہ کہا جاتا ہے جبکہ فصیح عربی میں اسے جعہ اور مذر کا نام دیا گیا ہے اور یہ بھی حرام ہے کیونکہ اس میں بھی نشہ آور مادہ الکحل موجود ہوتا ہے مگر کچھ کم مقدار میں پایا جاتا ہے جس کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ ایک معروف مصری عالم طب جناب ڈاکٹر محمد علی البار (جو ماضی قریب میں متحدہ عرب امارات کا تبلیغی دورہ کر چکے ہیں اور شارجہ کے علاوہ متعدد مقامات پر اپنے لیکچرز بھی دے چکے ہیں) انہوں نے سوا دو سو بڑے سائز کے صفحات کی ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام الخمر بین الطب والفقہ جو دار الشروق جدہ (سعودی عرب) نے شائع کی ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع پر بڑی عمدہ بلکہ منفرد کتاب ہے اس کے صفحہ ۳۳، ۳۴، ۳۵ پر موصوف نے بیئر کا طبی تجزیہ کیا ہے۔ پھر اس کا دوسری شرابوں سے موازنہ بھی کیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہسکی، رم، برانڈی، اور عرق میں چالیس سے لیکر ساٹھ فیصد نشہ آور مادہ یعنی الکحل ہوتا ہے۔ طاقت ور نبیذ میں دس سے بیس فیصد، ہلکے نبیذ میں پانچ سے دس فیصد اور بیئر میں دو سے آٹھ فیصد الکحل ہوتا ہے۔ اور نصف لیٹر بیئر کے گلاس میں اتنا الکحل ہوتا ہے جتنا وہسکی یا شیمپین کے تیس سنٹی لیٹر کے گلاس میں پایا جاتا ہے۔ مزید تفصیل اور موضوع کی وضاحت کرنے والی تصویروں اور نقشہ جات کے لئے مذکورہ کتاب دیکھی جا سکتی ہے۔ (الخمر بین الطب والفقہ ص ۳۳ - ۳۵)

یہ خلاصہ ذکر کرنے سے ہماری غرض صرف یہ ہے کہ میڈیکل یا طبی

رپورٹ آپ کے سامنے رکھی جائے جس سے یہ بات واضح ہو کہ بیئر بھی ایک نشہ آور چیز ہے۔ اگرچہ اس میں نشہ آور مادے کی مقدار کم ہوتی ہے۔ لیکن اگر بیئر کی زیادہ مقدار پی لی جائے تو وہ بھی دوسری عام شرابوں کی طرح نشہ پیدا کر دیتی ہے اور جو احادیث ہم نے ذکر کی ہیں ان احادیث کی رو سے جس شراب کی زیادہ مقدار پینے سے نشہ آتا ہو اس کی معمولی مقدار حتی کہ ایک قطرہ زبان پر رکھنا بھی حرام ہے۔ اور جسٹس ڈیپارمنٹ یا دائرہ عدل سے بھی تعلق ہونے کی بناء پر ہمیں اس بات میں ایک فیصد بھی شک نہیں ہے کہ بیئر نشہ آور ہے۔ کیونکہ ہمارے یہاں ایسے کیس آتے ہی رہتے ہی۔ کوئی ملزم بلکہ مجرم یہ کہتا ہے کہ میں نے تین ڈبے پیے تھے۔ کوئی کہتا ہے کہ میں نے دو ڈبے پیے تھے اور کئی نوآموز یا نئے شکاری پرانے صیادوں کے جال میں پھنس جاتے ہیں اور ان کے ساتھ بیٹھے بیٹھے یہ بھی ایک ڈبہ چڑھا جاتے ہیں اور چونکہ عادت ہوتی نہیں لہذا ایک ہی پینے سے لڑکھڑانے لگتے ہیں اور چند ساعتوں کے بعد پولیس اسٹیشن کی حوالات میں بند ہوتے ہیں۔ اور اگلے دن انہیں قاضی اور کورٹ کچہری کا چکر پڑ جاتا ہے بلکہ کئی دفعہ ایسے مجرم بھی لائے گئے جن کا بیان تھا کہ اس نے ایک ڈبہ بھی پورا نہیں پیا تھا اور بدمست ہو گیا۔ یہ دراصل عادت کی بات ہے۔ المختصر بیئر بھی ایک نشہ آور شراب ہے اور اس کا پینا بھی قطعا حرام ہے۔ جس کی حرمت کا ثبوت قلیل و کثیر کی حرمت پر دلالت کرنے والی عام احادیث آپ پڑھ چکے ہیں اور بعض خاص اس کے بارے میں بھی ہیں۔ مثلا صحیح بخاری و مسلم، ابوداؤد اور نسائی میں حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو یمن بھیجنے لگے اور فرمایا:

ادعوا الناس و بشروا و لا تنفروا و یسروا و لا تعسروا و تطاوعا و لا تختلفا

لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دو، انہیں بشارتیں دو اور متنفر نہ کرو۔ ان کے لئے آسانی پیدا کرو، سختی پیدا نہ کرو، باہم متفق رہو اختلاف نہ کرو۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ﷺ

افتنا فی شرابین کنا نصنعهما بالیمن البتع۔ و هو من العسل، ینبذ حتی یشتد۔ المزر و هو من الذرة و الشعیر ینبذ حتی یشتد

ہمیں دو قسم کے مشروبات کے بارے فتویٰ دیجئے جو ہم یمن میں بنایا کرتے تھے۔ ایک تو ہے بتع۔ یعنی شہد کا نبیذ جس میں شدت آجائے اور دوسرا مزر۔ یعنی جو اور مکئی کا نبیذ جس میں شدت آ جائے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی رحمت ﷺ کو جوامع الکلم عطاء کئے تھے آپؐ نے فرمایا:

کل مسکر حرام

(جامع الاصول ٦، ٦٥ واللفظ للشیخین الفتح الربانی ١٧، ١١٩)

ہر نشہ آور چیز حرام ہے

جب کہ ابوداؤد و نسائی میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

نهانا رسول ﷺ....... عن الجعة (نسائی مع تعلیقات سلفیہ ٢، ٣٢٢)

رسول اللہ ﷺ نے جعہ سے منع فرمایا

جعہ جو کے نبیذ کو کہتے ہیں جسے آج کل بیئر کہا جاتا ہے۔

اور معجم طبرانی میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے:

المزر کله حرام (صحیح الجامع ٣، ٦، ١٤)

مزر سب حرام ہے

اور مزر بھی بیئر ہے ان احادیث سے بھی بیئر کے حرام ہونے کا پتہ چلتا ہے

اور بیئر کی معمولی معمولی اقسام جنہیں عموماً لوگ الکحل سے خالی سمجھتے ہیں ان میں بھی الکحل کی ایک مقدار موجود ہوتی ہے۔ جیسا کہ ایک مسلمان ڈاکٹر کی تحقیق کے حوالہ سے ذکر کیا جا چکا ہے اور اس مادے کی قلیل و کثیر ہر مقدار حرام ہے۔

نام بدلنے سے حقیقت نہیں بدلتی

آج کل ہمارے یہاں یہ رواج عام ہو چکا ہے کہ بعض شاطر لوگ حرام اشیاء کو اصل ناموں کی بجائے دوسرے ناموں سے پکار لیتے ہیں اور سمجھ بیٹھتے ہیں کہ اس طرح شاید یہ حلال ہو جائیں گی۔ حالانکہ نام بدلنے سے حقیقت نہیں بدل جاتی۔ جیسے آپ یوں سمجھ لیں کہ سود جو کہ قرآن و سنت کی رو سے صریحاً حرام ہے اور اس کے لینے والا ' دینے والا' لکھنے والا' اور گواہی دینے والا یہ سب لوگ صحیح احادیث کی رو سے ملعون ہیں (اس موضوع پر مولانا قمر صاحب کی کئی تحریریں ہیں جو کہ زیر ترتیب ہیں = مرتب) آج صریح حرام چیز کو نام بدل کر بے محابا کھایا جاتا ہے۔ اور سود کو کبھی منافع کا نام دیا جاتا ہے اور کبھی اسے فائدہ کہہ لیتے ہیں۔ حالانکہ سیدھی سی بات ہے کہ پیشاب کو اگر "آب زم زم" کا نام بھی دے لیا جائے تب بھی وہ پاک حلال تو ہرگز نہیں ہو جائے گا بلکہ ناپاک و نجس ہی رہے گا۔ اور یہی معاملہ شراب کا بھی ہے۔ اسے بھی لوگ بڑے بڑے اچھے نام دیتے ہیں اور خمر یا المشروبات الکحولیہ کہنے کی بجائے المشروبات الروحیہ کہا جاتا ہے اور شراب خانہ خراب کو "روحانی مشروب" کا نام دے کر بزعم خود پاک کر لیا اور پیا جاتا ہے۔ مگر اس طرح شراب کی اصل حقیقت تو نہیں بدل سکتی اور یہ بات محض خیال خام بھی نہیں بلکہ لوگوں کی اس حرکت کی تو ڈیڑھ ہزار سال قبل نبی اکرم ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی تھی۔

نبی اکرم ﷺ کی پیشین گوئی

جو کہ صحیح بخاری اور دیگر کتب حدیث میں موجود ہے' چنانچہ صحیح بخاری

شریف میں ارشاد نبوی ہے :

لیکونن من امتی اقوام یستحلون الحر و الحریر والخمر والمعازف.... الخ

(بخاری مع الفتح ۱۰ ر ۵۱)

میری امت میں بعض لوگ ایسے بھی ہوں گے جو (نام بدل کر) زناکاری' ریشم کا لباس' شراب اور ساز و موسیقی کو حلال کر لیں گے

سنن ابی داؤد اور صحیح ابن حبان میں ہے :

لیشربن ناس...... الخمر یسمونها بغیر اسمها (الفتح الربانی ۱۷ ر ۵۱ صحیح ابی داؤد حدیث ۳۱۳۵' ۳۱۳۶)

لوگ شراب پئیں گے اور اسے اس کے اصل نام کی بجائے کسی دوسرے نام سے پکاریں گے۔

مسند احمد میں ہے :

یستحلن طائفة من امتی الخمر یسمونها بغیر اسمها

(الفتح الربانی ۱۷ ر ۱۲۰)

میری امت میں سے ایک گروہ شراب کو حلال سمجھے گا اور اسے اس کے اصل نام کی بجائے کسی دوسرے نام سے پکارے گا۔

اور ابن ماجہ کے الفاظ یہ ہیں :

یشرب ناس من امتی الخمر یسمونها بغیر اسمها (ابن ماجه حدیث ۳۳۸۵)

میری امت میں سے بعض لوگ شراب پئیں گے اور اسے اس کے اصل نام کی بجائے دوسرے نام سے پکاریں گے۔

جبکہ معنی ان سبھی احادیث کا ایک ہی ہے جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے۔ نسائی اور ابن ماجہ میں ایک اور حدیث ہے :

لا تذهب الایام واللیالی حتی تشرب طائفة من امتی الخمر یسمونها بغیر اسمها

(ابن ماجه حدیث ۳۳۸۴ صحیح نسائی حدیث ۵۲۲۹)

شب و روز کا یہ سلسلہ اس وقت تک ختم نہیں ہو گا جب تک کہ میری امت کے کچھ لوگ شراب کانام بدل کر اسے نہ پئیں گے۔

اور فتح الباری میں حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے بیہقی اور ابن وھب کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ابومسلم خولانی حج پر گئے تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضری دی حضرت عائشہ صدیقہؓ ان سے ملک شام کے حالات اور وہاں کی سردی کے بارے میں پوچھتی رہیں۔ اسی دوران حضرت خولانی نے کہا:

یا ام المومنین انهم یشربون شرابا یقال له الطلاء

وہاں کے لوگ ایک شراب پیتے ہیں جسے طلاء کہا جاتا ہے۔

تو ام المومنین نے فرمایا:

صدق رسول الله ﷺ و بلغ حتی سمعنه یقول ان ناسا من امتی یشربون الخمر یسمون بغیر اسمها (ابن ماجه)

اللہ کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا اور احکام دین لوگوں تک پہنچا دیئے یہاں تک کہ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا میری امت کے کچھ لوگ شراب کا نام بدل کر اسے پئیں گے۔

امام ابوعبیدؒ فرماتے ہیں بکثرت آثار میں شراب کے مختلف نام وارد ہوئے ہیں جن میں سے ہی کھجور سے تیار شدہ "سکر" جو سے تیار شدہ "جعہ"۔۔ یعنی بیئر۔۔۔ جستہ والوں کا مکئی سے تیار شدہ "سکرکہ" وغیرہ ہیں۔ ان ناموں کی تمام شرابیں میرے نزدیک خمر سے کنایہ ہیں۔ اور یہ سب ارشاد نبوی یشربون الخمر یسمونها بغیر اسمها میں داخل ہیں کہ لوگ شراب کا نام بدل کر

ہیں کے اور اسی بات کی تائید (بخاری و مسلم اور سنن میں مذکور خطبہ و) قول عمر رضی اللہ عنہ سے بھی ہوتی ہے۔ جس میں وہ فرماتے ہیں:

الخمر ما خامر العقل (فتح الباری ۱۰ / ۵۲۵۱)

جو چیز بھی عقل کو ڈھانپ لے (یعنی نشہ آور ہو)

ان احادیث میں ان لوگوں کے لئے سخت وعید آئی ہے جو حیلہ سازی سے حرام اشیاء کو حلال بنانے کے پاپڑ بیلتے ہیں۔ حالانکہ کسی چیز کا حکم اس کی علت کے ساتھ مربوط ہوتا ہے۔ اور شراب کے حرام ہونے کی علت نشہ ہے لہٰذا جس چیز میں نشہ پایا جائے گا وہی حرام ہوگی۔ اگرچہ اس کا نام بدل ہی کیوں گیا ہو۔ اورعلامہ ابن العربی کا قول ہے کہ احکام میں اصل یہ ہے کہ ان کا تعلق معانی و مدلول سے ہوتا ہے۔ نہ کہ القاب سے

غرض احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رو سے شراب اور دیگر نشہ آور اشیاء حرام ہیں اور شراب و منشیات چاہے کسی پھل اناج یا شہد وغیرہ سے حاصل کی گئی ہوں ان کی قلیل و کثیر مقدار حتی کہ قطرہ بھی حرام ہے۔